سوال

(51) متعۃ النساء حرام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شیعہ نے سوال پوچھا ہے کہ متعہ حرام ہے تو لونڈی سے بغیر نکاح کئے ہم بستری کرنا کیا جائز کام ہے؟ (محمد انور راولپنڈی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام ابن شہاب الزہری رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسن بن محمد بن علی ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ دونوں سے روایت کی، ان دونوں نے اپنے والد (امام) محمد بن علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ (ابن الحنفیہ) سے روایت بیان کی، انھوں نے اپنے والد (سیدنا امیر المومنین) علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ:

"أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهى عن متعة النساء يوم خيبر"

"بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے متعہ سے منع فرمادیا۔ (مؤطا امام مالک روایۃ یحییٰ 2/542ح1178 روایۃ ابن القاسم بتحقیقی 64 وسندہ صحیح الزہری صرح بالسماع کتاب الام للشافعی 5/79ح1634، مسند احمد 1/79ح593 صحیح بخاری 5115 باختلاف یسیر وسندہ صحیح، صحیح مسلم 1407 ترقیم دارالسلام 3431)

اس حدیث کے راوی محمد بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ (عرب ابن الحنفیہ) "ثقہ عالم" تھے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (6157)

مامقانی شیعہ نے بھی انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔ دیکھئے تنقیح المقال (ج1ص133ت10433)

عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ ثقہ تھے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (3593)

انھیں ابن سعد امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ، اور حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم نے ثقہ کہا ہے دیکھئے طبقات ابن سعد (5/328) تاریخ العجلی (881) اور کتاب الثقات لابن حبان (7/2)

حسن بن محمد علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ ثقہ فقیہ تھے دیکھئے تقریب التہذیب (1284)

انھیں امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ (الثقات، التاریخ 286) اور حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (الثقات 4/122) نے ثقہ قرار دیا۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "وہو صحیح الحدیث" اور وہ صحیح حدیثیں بیان کرنے والے تھے۔ (المؤتلف والمختلف 2/748)

امام ابن شہاب الزہری رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ اور حسن دونوں سے "اخبرنی" کہہ کہ سماع کی تصریح کردی۔ (دیکھئے صحیح بخاری 5115)

اس صحیح حدیث کے علاوہ بھی بہت سی صحیح حدیثوں سے شیعوں والے متعہ (متعۃ النساء) حرام ہونا ثابت ہے۔ مثلاً:

1۔ سیدنا سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے بعد) اوطاس والے سال تین (دن) متعہ کی اجازت دی۔ پھر اس کے بعد اس سے منع کردیا۔ (صحیح مسلم: 1405 ترقیم دارالسلام: 3418)

2۔ سیدنا سبرہ بن معبد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یا أیہا الناس إنی قد کنت أذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وإن اللہ قد حرم ذلک إلی یوم القیامۃ"

"اے لوگو! میں نے تمھیں عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کی اجازت دی تھی اور بے شک اللہ نے اسے قیامت کے دن تک حرام قراردیا ہے۔ (صحیح مسلم: 1405 ترقیم دارالسلام: 3422)

یہ حدیث انھوں (سیدنا سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے (بیت اللہ) کے رکن اور دروازے کے پاس بیان کی تھی۔

3۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نکاح طلاق عدت اور میراث نے متعہ کو حرام اور ختم کردیا ہے۔ (صحیح ابن حبان الاحسان 4137 وسندہ حسن دوسرا نسخہ 4149 والموارد 1267)

اس حدیث کے راوی مؤمل بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ جمہور کے نزدیک ثقہ وصدوق تھے لہٰذا ان پر جرح مردود ہے اور ان کی حدیث امام سفیان ثوری سے صحیح اور دوسروں سے حسن لذاتہ ہوتی ہے۔ (دیکھئے میری کتاب علمی مقالات ج 1 ص 417۔426)

4۔ امام سالم بن عبداللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے (سیدنا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: حرام ہے۔ اس نے کہا: فلاں تو اس میں یہ کہتا ہے۔ پس انھوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: "

"واللہ لقد علم أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمہا یوم خیبر وما کنا مسافحین"

"اللہ کی قسم! وہ جانتا ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خیبر والے دن حرام قراردیا تھا اور ہم زانی نہیں تھے۔ (السنن الکبری للبیہقی 7/202 وسندہ صحیح)

5۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین دفعہ متعہ کی اجازت دی تھی پھر اسے حرام کردیا۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے کسی شادی شدہ شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس نے متعہ کیا ہے تو میں اسے رجم کروں گا۔ (سنن ابن ماجہ 1963 وسندہ حسن البحر الزخار للبزار 183)

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ متعۃ النساء کو جائز نہیں سمجھتے تھے جیسا کہ صحیح روایت میں آیا ہے۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ وہ متعۃ النساء کو جائز سمجھتا ہے

تو(سیدنا) علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کہا:

"اِنک امرؤٌتائہ" تو بیوقوف آدمی ہے"

(مسند ابی عوانہ 2/276ح3298وسندہ صحیح السنن الکبری للبیہقی 7/202وسندہ صحیح نیز دیکھئے صحیح مسلم 1407ترقیم دالسلام :3423)

سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی عورتوں والے متعہ سے منع کیا۔ (دیکھئے صحیح مسلم :1405ترقیم دارالسلام :3417)

سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی متعۃ النساء کے سخت مخالف تھے۔ (دیکھئے صحیح مسلم :1406ترقیم دارالسلام :3429)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے متعۃ النساء کو جائز سمجھتے تھے لیکن بعد میں انھوں نے اس سے رجوع کر لیا تھا لہٰذا ان کی طرف سے جواز کا فتویٰ منسوخ ہے۔

مشہور ثقہ تابعی امام ربیع سبرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ:

"مامات ابن عباس حتی رجع عن ہذہ الفتیا"

"ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فوت ہونے سے پہلے اس (متعۃ النکاح کے) فتوے سے رجوع کر لیا تھا۔ (مسند ابی عوانہ طبعہ جدیدہ ج2ص273ح3284وسندہ صحیح)

فائدہ: امام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"اشہدوااَنی قد رجعت عنہا"

"گواہ رہو کہ میں نے اس (متعۃ النکاح) سے رجوع کر لیا ہے۔ (مسند ابی عوانہ 2/279ح3313وسندہ صحیح)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رجوع کرنے کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کا متعۃ النساء کی حرمت پر اجماع ہوگیا۔ دیکھئے شرح معانی الآثار للطحاوی (2/27دوسرا نسخہ 3/27)

مشہور ثقہ تابعی امام سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"نَسَخَت المُتعَۃَ آیۃ المیراثُ"

متعہ کو میراث نے منسوخ کر دیا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 4/292ح17064وسندہ صحیح)

امام مکحول الشامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: ایک آدمی نے ایک عورت سے خاص مقرر وقت تک کے لیے نکاح (یعنی متعہ) کیا؟ تو انھوں نے جواب دیا:

"ذلک الزنا" یہ زنا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 4/294ح17072وسندہ صحیح)

یہ ہیں وہ روایات اجماع صحابہ اور آثار جن کی بنا پر متعۃ النساء کو اہل سنت حرام کہتے ہیں۔ شیعہ (روافض سبائیہ) کی کتب روایات میں بھی حرمت متعہ کی روایات موجود ہیں۔

مثلاًابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی (متوفی 460ھ) نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا : "

"حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یوم خیبر لحوم الحمر الأہلیۃ ونکاح المتعۃ"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کے گوشت اور نکاح متعہ کو حرام قرار دیا۔ (الااستبصار فیما اختلف من الاخبار ج 3 ص 202 نیز دیکھئے زیدی شیعوں کی مندرجہ زید ص271)

طوسی نے اس روایت کو التقیہ پر محمول کیا ہے لیکن ہمارے لیے طوسی کا کلام حجت نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حجت ہے لہٰذا یہ عبارت تقیے پر محمول نہیں بلکہ حرمت متعہ پر واضح دلیل ہے نیز اس روایت کو طوسی کا شاذ قرار دینا بھی غلط ہے کیونکہ یہ روایت صحیح احادیث کے بالکل مطابق ہے :

تنبیہ : شیعہ کا درج بالا بطور الزام پیش کیا گیا ہے ہمارے لیے اہل سنت کی کتب احادیث کی روایات معتبرہ کافی ہیں اور شیعہ کتب روایات پر ان کے موضوع مردود اور ضعیف ہونے کی وجہ سے کوئی اعتماد نہیں الایہ کہ وہ روایات اہل حق کی بیان کردہ احادیث صحیحہ کے موافق ہوں۔

امام ابن شہاب الزہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

"مارأیت قوماًأشبہ بالنصاری من السبئیۃ"

"میں نے (اپنے زمانے میں) سبائیوں سے زیادہ نصاریٰ سے مشابہ کوئی قوم نہیں دیکھی۔ اس اثر کے راوی امام احمد بن یونس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : (ہم الرافضۃ) وہ (یعنی سبائیوں سے مراد) رافضی ہیں۔ (الشریعہ للاجری ص955ح2028وسندہ صحیح)

اب سوال کے دوسرے حصے کا جواب پیش خدمت ہے :

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَالَّذينَ هُم لِفُروجِهِم حـٰفِظونَ ٥ إِلّا عَلىٰ أَزو‌ٰجِهِم أَو ما مَلَكَت أَيمـٰنُهُم فَإِنَّهُم غَيرُ مَلومينَ ٦ فَمَنِ ابتَغىٰ وَراءَ ذ‌ٰلِكَ فَأُولـٰئِكَ هُمُ العادونَ ٧ ... سورة المؤمنون

"اور وہ (مومنین) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے، پس اس میں اُن پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ پھر جس نے اس کے علاوہ کوئی دوسری (چیز) طلب کی تو یہی لوگ سرکش ہیں۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مالک کا اپنی زرخرید لونڈی سے جماع کرنا جائز ہے اور وہ اس کی بیوی کے حکم میں ہونے کی وجہ سے اس کے لیے حلال ہے۔

یادرہے کہ سابقہ زمانوں میں لونڈیاں اور غلام ہوتے تھے۔ لونڈی کا خریدنا ہی اس کے ساتھ نکاح ہے الایہ کہ اس کا مالک کوئی تخصیص کردے۔

عصر حاضر میں اسلامی حکومت (خلافت اسلامیہ) کے خاتمے اور بعض وجوہ (اعذار) سے دنیا میں غلام اور لونڈیاں موجود نہیں ہیں۔ آیت مذکورہ کے الفاظ سے دو قسم کے ازواجی تعلقات کا ثبوت واضح ہے۔

(1) بیویاں (2) لونڈیاں۔ ان کے علاوہ متعۃ النساء اور مشت زنی وغیرہ کا کوئی ثبوت نہیں لہٰذا :

فَمَنِ ابتَغىٰ وَراءَ ذ‌ٰلِكَ فَأُولـٰئِكَ هُمُ العادونَ ٣١ ... سورة المعارج

کی روسے یہ حرام ہیں۔ متعۃالنساء بعض خاص مقامات پر عارضی طور پر جائز ہوا تھا۔ پھر بعد میں اسے منسوخ کر کے قیامت تک کے لیے حرام کر دیا گیا۔ (14جنوری2010ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ نکاح وطلاق کے مسائل-صفحہ166

محدث فتویٰ